ٹیلیفون نمبر ۳۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا جنازہ آج صبح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں پڑھایا اور کندھا دیا۔ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۶ھ | ۸ فروری سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۳

آزادی کا پہلا دن

ہندوستان کی آزادی کا پہلا دن وہ ہوگا۔ جس دن آپ تمام ہندوستان میں کوہ ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک اور ساحل کراچی سے لے کر برہم پتر کے کناروں تک پھر جائینگے۔ مگر آپ کو تلاش کرنے پر بھی ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا۔ جو اپنے تئیں سورن ہندو یا اونچ جاتی کہتا ہوگا۔ اور ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا۔ جو اپنے تئیں اچھوت یا نیچ جاتی سمجھتا ہوگا۔ انگریز ہندوستان سے کوچ بھی کر جائے۔ یہاں تک کہ انگریز کا نام و نشان تک بھی اس سرزمین میں کہیں نہ ملے۔ اور ملک کے تمام سفید و سیاہ ایسی حکومت کے ہاتھ میں آجائے۔ جس کے صدر اعظم سے لے کر ادنےٰ چپڑاسی تک کی رگوں میں خالص ہندوستانی خون موجزن ہو۔ ایسی صورت میں بھی یہاں اگر ایک انسان بھی ایسا ہوگا۔ جو براہمن کہلاتا ہوگا۔ یا ایک انسان بھی ایسا ہوگا۔ جو اچھوت یا دلت سمجھا جاتا ہوگا۔ تو کہا جا سکے گا۔ کہ یہاں آزادی

ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا

ہندوستان کی غلامی کے پھوڑے کے گندے مواد کا منبع اگر کوئی ہے۔ تو یہی طبقاتی غیر فطری امتیاز ہے۔ جو ہندو مذہبی متعصبوں نے خدا کی مخلوق میں اسی وقت سے لے کر آج تک جب سے آریوں کا قدم اس سرزمین پر پڑا ہے جائز رکھا ہے۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے نیویارک میں ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے بڑے فخر کے ساتھ یہ تو فرما دیا کہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے پانچ ہزار سال تک ہندو عورتوں کو ایسی آزادی حاصل رہی ہے۔ کہ وہ فوجوں کی کمانڈر اور خدا جانے کیا کیا کچھ بن جاتی رہی ہیں۔ مگر افسوس اس کو یہ خیال نہ آسکا۔ کہ انہیں پانچ ہزار سالوں کے دوران میں مسز وجے لکشمی پنڈت کے آباؤ اجداد نے اس سرزمین کے اصلی باشندوں کو جن کے عظیم الشان تہذیبی آثار آج بھی کہیں نہ کہیں دستیاب ہو جاتے ہیں۔ ذلت و پستی کے ایسے اتھاہ سمندر میں ڈالے رکھا۔ کہ آج اس روشنی کے زمانہ میں بھی احمد آباد میں جو گاندھی جی کا جنم بوم ہے۔ اور جہاں سے گاندھی جی کا اخبار "ہریجن" جو اچھوت ادھار کا سب سے بڑا حامی خیال کیا جاتا ہے شائع ہوتا ہے۔ آج کے ہم قوم اونچ جاتی ہندو طلبا نے کالج سے نکل جانا منظور کیا مگر اچھوت طلباء کے ساتھ کھانے میں شامل ہو کر اپنے تئیں بھرشٹ نہیں کیا ہم پھر دہراتے ہیں کہ ہندوستان کی حقیقی آزادی کا پہلا دن وہ ہوگا۔ جب آپ کو یہاں کوئی سورن ہندو کہلانے والا انسان ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیگا۔ آخر وہ دن کب آئیگا۔ وہ دن دور نہیں بہت قریب ہے۔ اس قدر قریب کہ آپ پلک بھی نہیں جھپکیں گے کہ وہ دن آجائیگا۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے یہ کرشمہ ہر وقت۔ آج اس وقت بھی ہو سکتا ہے۔ صرف تھوڑے سے ذہنی انقلاب کی ضرورت ہے۔ صرف اتنا ہی کہ آپ سمجھ سکیں۔ کہ سردار پٹیل۔ پنڈت نہرو۔ مہاتما گاندھی ہندوستان کی آزادی کے ہرگز خواہشمند نہیں۔ بلکہ وہ صرف سورن ہندوؤں کے ایجنٹ ہیں۔ وہ ہندوستان میں وہی راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی پانچ ہزار سالہ برکات آزادی کا گیت مسز وجے لکشمی نے نیویارک کے پلیٹ فارم پر گایا ہے۔ اگر آپ اس ضروری ذہنی انقلاب کا صدمہ برداشت نہیں کر سکتے۔ تو انتظار کیجئے۔ قدرت خود ایسے ساز و سامان پیدا کر رہی ہے۔ کہ وہ مبارک دن قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس وقت ایسے سردار پٹیل ایسے پنڈت نہرو ایسے مہاتما گاندھی پیدا ہو نگے۔ کہ جن کی زبان پر وہی ہوگا جو ان کے دل میں ہوگا۔ انکا مثالی قانون اسلامی مساوات ہوگا۔ منوجی کا غیر مساویانہ ورن آشرم نہیں ہوگا۔ جس دن یہ ہوگا وہی دن ہندوستان کی آزادی کا پہلا دن ہوگا۔ آپ بھی اگر تھوڑی سی کوشش کریں۔ تو وہ دن نزدیک سے نزدیک تر ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ دن تو اٹل ہے۔ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ دن آئے۔ اور وہ فیصلہ آسمان کے فرشتے زمین پر لا رہے ہیں۔ اب کوئی سلطانی طاقت یا اس سے بھی بڑی طاقت جو شیاطین زمانہ ایجاد کر لیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۷ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف پھر توجہ دلائی۔ کہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ فروری بالکل قریب آگئی ہے۔ آج ۷ تاریخ ہے ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیاوی ضروریات کے لئے دینے سے جب دس گنا انعام ملتا ہے۔ تو خدا کے دین کیلئے دینے سے تو سو گنا انعام کی امید رکھنی چاہیئے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۶ ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

فرمایا:۔ آج کل پھر ہندوستان ایسے دور میں سے گزر رہا ہے۔ جو بہت ہی دور رس نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ بعض تبدیلیاں دنیا میں ایسی ہوتی ہیں۔ جو زندگی کے صرف ایک دو یا تین شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض ایسی ہوتی ہیں۔ جو سب شعبوں پر حاوی ہو جاتی ہیں۔ پھر بعض ایسی ہوتی ہیں جو صرف دنیوی امور تک محدود ہوتی ہیں۔ اور بعض ایسی جو دین پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ پھر ان کی ایک اور تقسیم ہوتی ہے۔ کہ بعض تبدیلیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو چند سال تک رہتی ہیں۔ اور بعض تغیرات ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا اثر دیر پا ہوتا ہے۔ اور وہ آسانی سے تبدیل نہیں ہوتا۔

اس وقت ہندوستان کو جو مرحلہ درپیش ہے۔ وہ بھی ایسا ہی ہے۔ کہ وہ اس کے سب شعبوں پر اثر انداز ہے۔ اور دنیوی امور کے علاوہ دینی امور پر بھی حاوی ہو رہا ہے۔ اور نیز اس کے اثرات دیر پا ہیں۔ اور آسانی سے زائل نہیں کئے جا سکتے۔

اس صورت حالات میں ہماری جماعت کی حیثیت دور سے دیکھنے والے شخص کی ہے۔ اول تو ہماری جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اور دوسرے ہزار بار زیادہ ہیں۔ اور ایسے لوگ جو اہم اور بلند مقاموں پر فائز ہوں ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ نہ گورنمنٹ ہمیں وقعت کی نظر سے دیکھتی ہے اور نہ ہی ہندو ہمیں در خور اعتنا سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی مسلمان ہم سے مل بیٹھنے کے روادار ہیں۔ بلکہ وہ جو تھوڑا بہت التفات کرتے ہیں۔ اور علیک سلیک کرتے ہیں۔ اسے بھی احسان ہی سمجھتے ہیں۔ الغرض سب قومیں ہمیں کمزور حقیر اور ناتوان سمجھتے ہوئے ہماری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ وہ ہمیں اپنے پیچھے چلانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ نہیں سوچتے کہ آخر ہمارے بھی احساسات ہیں۔ اور ہمیں اپنے متعلق خود سوچنے اور فیصلہ کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔

جہاں تک محض علمی باتوں کا تعلق ہے۔ وہ ہماری باتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ مگر وہ اثر صرف روحانی یا ذہنی ہوتا ہے۔ قانونی نہیں ہوتا کہ جس سے وہ ہمارے تفوق کے قائل ہو جائیں۔ جس طرح آقا کبھی اپنے نوکر کی بات کو بھی مان لیتا ہے۔ اس سے نوکر کو آقا پر فوقیت حاصل نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح وہ ہماری بات بھی کبھی کبھار مان لیتے ہیں۔

پس ہمیں نہ ہی تو گورنمنٹ اور نہ دوسری سیاسی پارٹیاں کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار ہیں۔ سیاسی پارٹیاں اقلیتوں کو دو ہی وجہ سے اپنے ساتھ شریک کرتی ہیں۔ یا تو ان سے ڈرنے کی وجہ سے کہ وہ کسی وقت نقصان نہ پہنچائیں۔ یا ان کو وہ دوسری حریف پارٹیوں کے لئے آلہ کار بنانے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ مثلاً خاکسار اور احرار ہیں۔ ان کی تعداد بے شک بہت تھوڑی ہے۔ اور ہمارے مقابلہ میں ان کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ مگر کانگرس انہیں محض آلہ کار کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ ہم سے نہ تو حکومت یا سیاسی پارٹیاں خائف ہیں۔ نہ ہماری تعداد زیادہ ہے اور نہ ہم جھوٹ سے اپنی تعداد زیادہ ظاہر کر سکتے ہیں اور نہ ہم دوسروں کا آلہ کار بن سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی اور اہمیت ہمیں حاصل ہے۔ کہ دوسری قوموں کو اپنے پیچھے چلا سکیں۔ اس لئے ہماری آواز کی کوئی وقعت نہیں ہم بسا اوقات دیکھتے ہیں۔ کہ کسی معاملہ میں مسلمان غلطی کر رہے ہیں۔ یا کانگرس ناجائز تصرف کر رہی ہے۔ مگر سب کچھ دیکھتے ہوئے ہم صورت حال کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہماری آواز کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اس لئے ہم خاموش رہتے ہیں۔

جتنے بھی دنیاوی ذرائع ہیں۔ وہ سب ہمارے لئے مسدود ہیں۔ صرف ایک راستہ کھلا ہے۔ اور وہ دعا کا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ غائب سے ہماری اعانت کے اسباب نازل فرمائے اور وہ بار گراں جو اس نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا ہے۔ اس کو اٹھانے کی ہمیں طاقت دے۔ اور دنیا کو ہمارے ذریعہ سے ہدایت نصیب ہو۔ پس یہ نہایت نازک دور ہے۔ آپ لوگوں کو خاص طور پر دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (منیر احمد ونیس)

تحریک جدید کے مجاہدین کا عزم

چاہیئے کہ ہمارے سامنے خواہ کیسی ہی مشکلات ہوں۔ ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خدا تعالےٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں۔ تحریک جدید کا ہر مجاہد دیکھے کہ کیا وہ باوجود اپنی مشکلات کے خدا تعالےٰ کی راہ میں تیرھویں سال کی اپنی قربانی پیش کر چکا ہے ورنہ فوری وعدے بھیج دے (وکیل المال تحریک جدید)

اچھوت ادّھار کی حقیقت

ملک فضل حسین صاحب کی تازہ تالیف اچھوت ادّھار کی حقیقت یا ہندو اقتدار کے منصوبے کے ایڈیشن اول کے اب صرف پونے دو سو نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ احباب کو اس ضروری اور وقت کی چیز کو جلد سے جلد منگوا کر اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ یہ کتاب کیسی ہے۔ اس کے متعلق روزانہ اخبار "احسان" لاہور کا مندرجہ ذیل ریویو پڑھ لینا کافی ہوگا:۔

"ملک فضل حسین صاحب اپنی کتاب "ہندو راج کے منصوبے" کے مصنف کی حیثیت سے سیاسی دنیا میں ایک اہل نظر کا مقام حاصل کر چکے ہیں۔ یہ کتاب بھی ان کے سیاسی شغف اور سیاسی لٹریچر کے وسیع مطالعہ کا ایک ثبوت ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے ہندوؤں کی تحریروں اور تقریروں سے نہایت عمدہ طور پر یہ بات ثابت کی ہے۔ کہ آج اچھوت ادّھار کا جو شور ہندو طبقوں میں مچ رہا ہے۔ وہ دراصل مساوات کے خیال سے یا اچھوتوں کو زندگی کا کوئی حق دینے کے خیال سے نہیں بلکہ محض سیاسی مطلب براری کے لئے ہے۔ ہر اچھوت کو جو اردو پڑھ سکتا ہے۔ یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیئے۔ اور ہر لکھے پڑھے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ اچھوتوں تک پہنچائے۔ صاحب استطاعت مسلمان بڑا کام کریں۔ اگر اس کتاب کی سو سو پچاس پچاس جلدیں خرید کر اچھوتوں میں تقسیم کرا دیں۔ ملک فضل حسین کی محنت ہر مسلمان سے خراج تحسین کی مستحق ہے۔" (احسان ۴ رفروری)

حجم ۲۶۰ صفحہ قیمت ۱۲/ تقسیم کرنے والوں کو فی نسخہ ۱۰/

ملنے کا پتہ:۔ صیغہ نشر و اشاعت قادیان

درخواست دعا

ڈسکہ۔ ۷ رفروری۔ جناب چودھری شکر اللہ خاں صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میری لڑکی عزیزہ عطیۃ اللہ بعارضہ ٹائیفائڈ بدستور علیل ہے۔ نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ اور بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب سے عزیزہ کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

تلاش گمشدہ آفتاب احمد پسر جناب خواجہ عبدالرحمن ٹھیکیدار سیالکوٹ بوجہ عارضہ دماغی [illegible] گم ہو گیا ہے۔ [illegible] خواجہ عبدالرحمن [illegible] سیالکوٹ [illegible]

سندھیوں کے لئے احمدیت کی صداقت کے دو روشن نشان

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار
(المسیح الموعود)

علاقہ سندھ کے لئے ایک تازہ نشان

جماعت احمدیہ کا قرآنی معیاروں کے مطابق دن رات ترقی کرتے جانا اس کے سچا ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ گزشتہ سال ۵۔ ۷ نومبر ۱۹۴۵ء کو کنری ضلع میرپور خاص میں جماعت احمدیہ اور سنی مسلمانوں کے درمیان (۱) حیات و وفات مسیح ناصری (۲) اجرائے نبوت اور (۳) صداقت دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر تین نہائت شاندار مناظرے ہوئے جن کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ان مناظروں کے بعد اللہ تعالےٰ نے بہت سے اصحاب کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی فالحمد للہ علیٰ ذالک

۷ نومبر ۱۹۴۵ء کو آخری مناظرہ میں خاکسار نے سنیوں کے مناظر مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کے سامنے قرآن و حدیث کے ۳۵ دلائل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مسیح موعود و مہدی معہود برحق ہونے کے ثبوت میں پیش کئے۔ اور اسی مناظرہ کے دوران میں مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کو مؤکد بعذاب قسم اٹھانے پر مبلغ دس روپے کا نقد انعامی چیلنج پیش کیا۔ پہلے تو مولوی صاحب نے اس دعوت کو ٹالنا چاہا۔ لیکن جب ان کے لیت و لعل کو دیکھ کر ایک مخلص احمدی جناب حکیم سردار محمد صاحب نے اتمام حجت کے لئے مبلغ پانچ صد روپیہ کی گرانقدر رقم پیش کی۔ تو مولوی محمد عمر صاحب فوراً تیار ہو گئے۔ اور پھر اسی وقت سات آٹھ سو کے مجمع میں مندرجہ ذیل لفظوں میں تین بار مؤکد بعذاب قسم اٹھائی۔ اور اس پر قریباً ایک درجن معزز حاضرین کی گواہیاں ثبت ہو کر حلف نامہ کی دو کاپیاں فریقین کو دے دی گئیں۔

مؤکد بعذاب حلف کے الفاظ جن میں مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری نے قسم کھائی

"میں مولوی محمد عمر قریشی ولد مولوی محمد امین صاحب ساکنہ شیخوپورہ پنجاب مبلغ حنفی جماعت خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں۔ اور جماعت احمدیہ کنری سندھ کا چیلنج انعامی پانصد روپیہ سنا اور پڑھا۔ مگر میں نہائت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے کہتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی والہامات جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت و مسیح موعود و مہدی معہود و امتی نبی ہونے کے متعلق ہیں سراسر جھوٹ و افترا اور دھوکہ و فریب اور غلط تاویلات کی بناء پر ہیں۔ برخلاف اس کے عیسےٰ علیہ السلام وفات نہیں پائے۔ بلکہ وہ بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ اور وہی مسیح موعود ہیں اور مہدی علیہ السلام کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا۔ جب ہوگا۔ تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کرکے اسلام کو دنیا میں پھیلائیں گے۔ مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں۔ نہ امتی نبی ہیں۔ بلکہ ان تمام دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری و کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں اگر میرے یہ عقائد خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف و صحیح حدیث کے خلاف ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعاوی میں خدا تعالےٰ کے نزدیک سچے ہیں۔ تو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے۔ پس تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی قہار اور غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر و سمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی والہامات میں صادق ہیں اور جھوٹے نہیں۔ اور میں ان کے جھٹلانے اور تکذیب کرنے میں ناحق پر ہوں تو **مجھ پر ان کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسے غضبناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ** ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا۔ اور حق و راستی کا مقابلہ کر رہا تھا۔ جس کی پاداش میں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے۔ آمین آمین آمین

العبد
(دستخط) بقلم خود محمد عمر ولد محمد امین قوم قریشی شیخوپورہ حال وارد کنری سندھ ۱۱/۵/۴۵

مؤکد بعذاب حلف کا نتیجہ

مذکورہ بالا الفاظ حلف سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری نے بمقام کنری (سندھ) ۷ نومبر ۱۹۴۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے امام ہونے کی صورت میں اپنے لئے ایک سال کے اندر اندر یہ سزا طلب کی تھی۔ کہ یا تو ان پر موت وارد ہو۔ یا کوئی ایسا عذاب نازل ہو۔ کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوگیا۔

اس اجمال کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ مندرجہ بالا حلف اٹھا لینے پر مولوی محمد عمر صاحب کو فوراً موعودہ رقم دے دی گئی۔ اور وہ خوشی خوشی شیخوپورہ چلے گئے۔ لیکن یہ روپیہ تو ان کو صرف مؤکد بعذاب حلف اٹھا لینے کی وجہ سے دیا گیا تھا۔ جس کے لئے سال بھر کی میعاد الٰہی عذاب کے لئے تھی۔ پس ان کی خوشی غلط تھی۔ مگر انہوں نے مشہور یہ کیا کہ گویا وہ یہ روپیہ جیت کر لائے ہیں۔ اس قسم کے بعد ان کی ذلت کے سامان پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ مولوی محمد عمر صاحب انجمن غوثیہ شیخوپورہ کے ملازم تھے۔ اور انکی یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ جمعہ ہر حال شیخوپورہ کی جامع مسجد میں پڑھایا کریں۔ لیکن چونکہ باہر جلسوں اور مناظروں پر جانے سے ان کو کافی آمد ہوتی تھی۔ اس لئے وہ جمعہ بھی کبھی کبھی باہر گزار دیتے۔ جو انجمن غوثیہ کو سخت ناگوار تھا۔

اسکے بعد پنجاب اسمبلی کے الیکشن کے دنوں میں مولوی صاحب نے ایک معزز مسلم لیگی ممبر سے اچھا خاصہ ماہانہ معاوضہ حاصل کرکے ان کے حق میں جا کر پروپیگنڈا شروع کیا۔ گویا دونوں طرف سے تنخواہ حاصل کرتے رہے۔ جب انجمن غوثیہ کو اس کا علم ہوا تو اسکے ایک معزز رکن مکرم چوہدری سردار خانصاحب کا بیان ہے کہ انجمن کو یہ بات بہت بری لگی۔ اور انجمن کے ارکان نے انہیں سمجھایا۔ کہ یہ طریق دیانتداری کے سخت خلاف ہے۔ اس سے آپ کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ مگر مولوی صاحب پھر بھی باز نہ آئے۔

انہی ایام میں ایک اور واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اعلان کیا۔ کہ جن لوگوں کے پاس ہزار ہزار روپیہ کے نوٹ ہیں وہ واپس کرکے روپیہ حاصل کرلیں۔ ورنہ فلاں تاریخ کے بعد ان کی کوئی قیمت وصول نہ ہوگی۔ مولوی محمد عمر صاحب کے پاس بھی دو نوٹ تھے۔ وہ ان کو لے کر انجمن غوثیہ کے رکن ڈاکٹر سلیمی صاحب کے پاس گئے۔ اور کہا کہ مہربانی کرکے چوہدری سردار خانصاحب کو بھیجکر تحصیلدار سے دستخط کروا دیجئے۔ تاکہ میں لاہور جا کر روپیہ لے آؤں انہوں نے کہا۔ کہ آپ نوٹ دے جائیں۔ میں آپ کا یہ کام کرا دونگا۔ مگر مولوی صاحب کو ان پر اعتبار نہ آیا۔ اور خود تحصیلدار صاحب کے پاس جا کر دستخط کروائے اور روپیہ حاصل کرنے کے لئے لاہور چلے گئے۔ ڈاکٹر سلیمی صاحب نے مولوی صاحب کو لاہور جانے سے قبل کہا۔ کہ پچھلا جمعہ بھی آپ نے نہیں پڑھایا تھا۔ اب تو آپ جمعہ پڑھا کر جائیں۔ مگر مولوی صاحب نے نہ مانا۔ جب مولوی صاحب جمعہ کے وقت تک واپس نہ آئے تو لوگوں نے ایک نابینا حافظ قرآن مسمی اللہ دتا صاحب سے جمعہ پڑھوا لیا۔ اور جب مولوی محمد عمر صاحب واپس شیخوپورہ گئے تو ڈاکٹر سلیمی صاحب کو ازراہ تمسخر کہا "ہن تاں احراریاں کولوں جمعہ پڑھان لگ گئے ہو نہ" یعنی اب تو آپ احراریوں سے جمعہ پڑھانے لگ گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب جو پہلے ہی مولوی صاحب کے رویہ سے غصہ میں تھے۔ مولوی صاحب کے طنزیہ کلام کو سنکر لال پیلے ہو گئے۔ اور آپس میں تکرار شروع ہوگئی۔ یہاں تک کہ مولوی محمد عمر صاحب شیخوپوری کو انجمن غوثیہ کی ملازمت سے مستعفی ہو کر اچھرہ (لاہور) میں سکونت اختیار کرنا پڑی۔ گویا ملازمت تو یوں گئی۔ اور الیکشن ختم ہونے کی وجہ سے دوسری آمد بھی بند ہو گئی۔

اس کے بعد خدائے قہار نے مولوی محمد عمر صاحب کو مؤکد بعذاب حلف کی میعاد کے اندر اندر یعنی ۱۵ ر فروری ۱۹۴۶ء کو مرضِ گنٹھیا میں مبتلا کر دیا۔ کہ جس میں انسانی ہاتھوں کا قطعاً کوئی دخل نہیں اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے امامِ زمانہ کے خلاف جھوٹی قسم کھانے کی عبرتناک سزا تھی۔ چنانچہ فروری۔ مارچ اپریل۔ مئی بلکہ جون تک مولوی محمد عمر صاحب رات۔ دن چارپائی پر ہی گزارتے رہے۔ حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ کے لئے بھی نیچے نہیں اتر سکتے تھے۔

جب اس بات کا علم جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب مقیم لاہور کو ہوا۔ تو انہوں نے ایک دوست کو مولوی صاحب کی بیماری کے حالات ان کے گھر سے معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ مولوی صاحب کی بیوی نے بتایا۔ کہ چار ماہ ان کے اس مصیبت اور تکلیف میں گزرے ہیں۔ کہ ہمیں ہرگز ان کے بچ نکلنے کی امید نہیں تھی۔ ہر روز ہمیں ان کے آخری وقت کا خطرہ رہتا تھا۔ اور مولوی صاحب بھی بالکل خاموش ہی رہتے تھے۔ حتیٰ کہ بالکل ہڈیوں کا پنجرہ رہ گئے۔ پھر خدا نے رحم کیا۔ اور کچھ افاقہ ہوا۔ تو وہ حج کے ارادہ سے گھر سے چلے گئے۔ اس شخص نے کہا کہ آپ یہ حالات لکھ دیں۔ ان کی بیوی نے کہا۔ کہ میں تو لکھنا نہیں جانتی۔ البتہ اپنی بڑی لڑکی کو ہمراہ کیا۔ کہ یہ لکھوا دیگی۔ چنانچہ مولوی محمد عمر صاحب شیخو پوری کی لڑکی نے مندرجہ ذیل حالات لکھوائے۔ جن پر بعض معززین محلہ کی گواہیاں بھی ثبت ہیں:-

لاہور
۷۸۶

30 th Aug-46 - عرض خدمت ہے۔ کہ قبلہ مولانا محمد عمر صاحب عرصہ چار ماہ یعنی فروری ۱۹۴۶ء سے بعارضہ درد گنٹھیا مبتلا ہو گئے تھے۔ اور یہ درد فروری سے لیکر جون تک ہوتی رہی۔ اس کے بعد بھی قدرے جاری رہی۔ چار ماہ تک بالکل چارپائی پر ہی لیٹے رہے۔ وہ کروٹ بھی نہیں لے سکتے تھے۔ پیشاب وغیرہ بھی چارپائی پر ہی کرتے رہے۔ اٹھنے کی طاقت نہ تھی۔ گویا دوبارہ زندگی حاصل کی۔ پھر ذرا آرام ہوا تو حج مبارک کا ارادہ ہو گیا۔ اور ماہ رمضان المبارک سے پیشتر ہی تکلیف میں ہی روانہ ہو گئے۔"

" یہ تمام ماجرا ہمارے روبرو ہوا ہے"

(دستخط بحروف انگریزی) شیخ رستم الٰہی ایم اے
(دستخط بحروف انگریزی) محمد نصیر الدین ایم۔اے ۱۸- نور پور اچھرہ لاہور
(دستخط) نور الدین بقلم خود۔ (دستخط) سردار محمد حکیم
(دستخط بحروف انگریزی) رحمت اللہ شیخ ریٹائرڈ ۳۰-۸-۴۶

ناظرین! ان حقائق و واقعات سے آپ پر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ بلاشبہ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کہ جس کی وہ نہ صرف رویا و کشوف اور الہامات کے ذریعہ تصدیق کر رہا اور اسے دن بدن ترقی دے کر اکناف عالم میں پھیلا رہا ہے۔ بلکہ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اپنی غیرت کا بھی مظاہرہ فرماتا رہتا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مؤکد بعذاب قسم کے ساتھ کافر و دجال کہنے والے مولوی محمد عمر صاحب شیخو پوری کو ان کی قسم کے عین مطابق اور میعاد کے اندر اندر عبرتناک عذاب کا نشانہ بنا دیا۔ یہاں تک کہ وہ نہ صرف ناجائز طور پر روپیہ کمانے کے مجرم ثابت ہونے پر اپنی ملازمت کو کھو بیٹھے۔ بلکہ اس سخت قحط سالی و شدید مہنگائی کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے ان کو گنٹھیا جیسی سخت بیماری کا شکار بنا کر جس میں کسی انسانی ہاتھ کا قطعاً کوئی دخل نہ تھا۔ اور جسے انہوں نے خود اپنے جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صادق امام ہونے کی صورت میں طلب کیا تھا۔ ان کے اپنے مطالبہ فیصلہ کے مطابق ان پر احمدیت کی سچائی کی حجت پوری کر دی ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا حالات جو مولوی محمد عمر صاحب شیخو پوری کو ان کی مؤکد بعذاب قسم کے بعد اور سال کے اندر اندر پیش آئے۔ وہ خدا تعالیٰ کی گرفت کا ایک کھلا کھلا اور روشن ثبوت ہیں۔

ہم یہ نشانات دیگر متلاشیان حق کے لئے عموماً اور سندھی مسلمانوں کے لئے خصوصاً اس لئے شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود برحق تسلیم کر کے اسلام کی تبلیغ میں کوشاں ہوں۔ کیونکہ ع

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

(خاکسار رسید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مبلغ نزیل کراچی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت
اور
مولوی محمد علی صاحب کا حلف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ نبوت کے متعلق ایک حلفی بیان میں فرماتے ہیں:-

" میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

اس کے مقابل میں جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے اپنا یہ حلفی بیان شائع کیا ہے کہ

" میں محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں۔ کہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مجدد اور مسیح موعود ہیں۔ مگر نبی نہیں۔"
(اخبار پیغام صلح ۲۱ جنوری ۱۹۴۶ء)

امیر غیر مبایعین کا یہ حلفی بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلفی بیان سے بالکل مخالف اور متضاد ہے۔ جہاں آپ خدا کی قسم کھا کر بیان فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے۔ وہاں مولوی صاحب اس بات پر قسم کھاتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ کتنی حیرت انگیز اور افسوسناک بات ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مجدد بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور مسیح موعود بھی مانتے ہیں۔ لیکن حضور علیہ السلام جس دعویٰ کے متعلق حلف اٹھاتے ہیں۔ اور بار بار لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اسے مولوی صاحب تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے مقابل میں حلفی بیان سے اس کی تردید کرتے ہیں۔ اہل انصاف غور فرمائیں۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مجدد اور مسیح موعود ماننا اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ آپ کے حلفی بیان کو رد کیا جائے۔ اور علانیہ طور پر اس کی تردید کی جائے (والعیاذ باللہ) اس قسم کی تردید کرنے والا انسان کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصدقین کی صف میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

صداقت کی تلاش

کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ دنیا کی تمام صداقتیں اس کو معلوم ہو چکی ہیں اور اس کے بعد اور کوئی صداقت دنیا میں باقی نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ سچی بات مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ جہاں بھی اسکو ملے پا لے۔ حقیقتاً یہ ایک عالمگیر اصل ہے۔ اور کوئی عقلمند اس اصل سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہر مذہب اپنے اندر خوبیاں بھی رکھتا ہے۔ ہم مسلمانوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام ہی عالمگیر اور انسانی فطرت کا مذہب ہے۔ جس کی بنیاد کلی اصولوں پر ہے۔ مگر بعض لوگ اسلامی تعلیم سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اسکی صداقتوں سے محروم ہیں۔ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے ماتحت جہاں مختلف زبانوں میں ہزاروں روپے کا لٹریچر ہر سال شائع ہو رہا ہے۔ وہاں ہندی دان پبلک کے مطالعہ کے لئے ہندی میں "کرشن سندیش" ماہوار سلسلہ ٹریکٹ جاری کیا گیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ۶۰ صفحہ کا شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے۔ دوسرا نمبر اتنے ہی حجم کا انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگا۔ صداقت کے متلاشی احباب ضرور اس کا مطالعہ فرمائیں۔ سالانہ چندہ برائے نام یعنی صرف -/۳ روپیہ۔ منیجر کرشن سندیش (نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر

(تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

(۵)

لنگا دی سُتّا کی جس پیشگوئی کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے اس کے یہ الفاظ ہیں "متیا لاکھوں مریدوں کا پیشوا ہوگا جیسا کہ میں اب سینکڑوں کا ہوں" حضور اس لفظ متیا کی تشریح میں فرماتے ہیں "اس جگہ یاد رہے کہ جو لفظ عبرانی زبان میں مسیحا ہے وہی پالی زبان میں متیا کر کے بولا گیا ہے یہ تو ایک معمولی بات ہے کہ جب ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں آجاتا ہے تو اس میں کچھ تغیر آجاتا ہے ...... مثلاً جو انگریزی میں تھ کی آواز رکھتا ہے۔ فارسی اور عربی زبانوں میں ث ہو جاتا ہے۔ یعنی پڑھنے میں ث یا تی کی آواز دیتا ہے۔ ان تغیرات پر نظر رکھ کر ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ مسیحا کا لفظ پالی زبان میں آکر متیا بن گیا۔ یعنی وہ آنے والا متیا جس کی بدھ نے پیشگوئی کی تھی۔ وہ درحقیقت مسیح ہے اور کوئی نہیں۔ اور اس بات پر پختہ قرینہ یہ ہے کہ جس مذہب کی اس نے بنیاد رکھی ہے وہ زمین پر پانسو برس سے زیادہ قائم نہیں ہوگا۔ اور جس وقت ان تعلیموں اور اصولوں کا زوال ہوگا تب متیا اس ملک میں آکر دوبارہ ان اخلاقی تعلیموں کو دنیا میں قائم کرے گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح پانچسو برس بعد بدھ کے ہوئے ہیں۔ اور جیسا کہ بدھ نے اپنے مذہب کے زوال کی مدت مقرر کی تھی۔ ایسا ہی اس وقت بدھ کا مذہب زوال کی حالت میں تھا تب مسیح نے صلیب کے واقعہ سے نجات پا کر اس ملک کی طرف سفر کیا اور بدھ مذہب والے انکو شناخت کر کے بڑی تعظیم سے پیش آئے اور اس میں کوئی بھی شک نہیں کر سکتا کہ وہ اخلاقی تعلیمیں اور روحانی طریقے جو بدھ نے قائم کئے تھے حضرت مسیح کی تعلیم نے دوبارہ دنیا میں انکو قائم کر دیا۔ عیسائی مؤرخ اس بات کو مانتے ہیں کہ انجیل کی پہاڑی تعلیم اور دوسرے حصوں کی تعلیم جو اخلاقی امور پر مبنی ہے یہ تمام تعلیم وہی ہے جس کو گوتم بدھ حضرت مسیح سے پانچ سو برس پہلے دنیا میں رائج کر چکا تھا۔"

(۹) کتاب "مسیح ہندوستان میں"

حضور کے اس تفصیلی بیان سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ بنی اسرائیل کی ان بکھری ہوئی بھیڑوں کے لئے اپنے "مٹیگا امیتی" کو قبول کرنے میں کیوں کوئی دقت محسوس نہیں ہوئی۔ گوتم بدھ نے اس آنے والے موعود کو مٹیگو امتیا یعنی سفید رنگ والا مسیحا کے نام بتا کر اس کے حلیہ تک کی تعیین کر دی تھی۔ اس نے ان بنی اسرائیلی اقوام کو جو بدھ کی تعلیم کے پیرو تھے مسیح ناصری کو قبول کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اور پھر اس کے بعد جس سہولت و آسانی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر کان دھرا۔ اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ حضرت عیسیٰ نے ان قوموں کو آپ کے استقبال کے لئے پورے طور پر تیار کر دیا ہوا تھا۔ اور ان کی منادی کی غرض و غایت بھی یہی تھی کہ قائم ہونے والی آسمانی بادشاہت اور روح حق کا یہ جاد بنی اسرائیل کی اقوام ہو گیا جائے تا وہ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

بدھ مذہب کی ان کتابوں میں سفید رنگ مسیحا کے مبعوث ہونے کا جو ذکر بطور پیشگوئی کے پایا جاتا ہے اس کے علاوہ ان کتابوں سے کسی شی ہو شیح اور راحولا نامی بدھ یعنی عظمتہ بالقوہ کے وجود کا بھی پتہ چلتا ہے۔ الفاظ میشی شی ہو۔ یا شیح یا راحولا جو اپنی ترکیب میں عبرانی الفاظ ہیں درحقیقت مسیح روح اللہ کا نام ہے جس کتاب میں اس نام کے بدھ کا ذکر پایا جاتا ہے وہ تبت سے حاصل ہوئی۔ اور ساتویں صدی عیسوی کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ کتاب آئی سنگ چینی سیاح کی تصنیف ہے۔

ایسا ہی بدھ مذہب کی کتابوں میں یسا نامی بدھ کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ جو دراصل یسوع کا نام ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں کتاب مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۴ تا ۱۰۰)

ان قدیم تحریری شہادتوں کے علاوہ ایک نہایت ہی زبردست شہادت جو نہ ملنے والی شہادت ہے یوز آسف نبی نام کی قبر کا وجود ہے جو سری نگر محلہ خان یار میں واقع ہے۔ لفظ یوز وہی یسوع ہے جسے فیضی شاعر نے اپنے قصیدہ الہی نامہ میں اے کہ نامے تو یوز و کرستو کہتے ہوئے یوز کے نام کو کرائسٹ یعنی حضرت مسیح کے نام کے لئے استعمال کیا ہے۔ لفظ آسف کے معنی جمع کرنیوالا یہ لفظ بھی عبرانی ہے اور حضرت عیسیٰ کا مشہور لقب ہے۔ اور یہ لقب آپ کا اس لئے رکھا گیا کہ آپ کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کا اکٹھا کیا جانا تھا۔ اور اسی غرض سے آپ نے فلسطین کے یہودیوں سے مایوس ہو کر گلیل کے پہاڑوں میں اپنے تبلیغی سفر کا پروگرام طے کیا۔ دمشق میں یہودیوں کے خاخام باشا (مذہبی سردار) کے پاس میں اور مولوی جلال الدین صاحب شمس تبلیغ کی غرض سے گئے تو آسف کے معنے ان سے دریافت کئے۔ انہوں نے عبرانی لغت کی کتاب نکال کر اس کے اشتقاق اور معانی دیکھے۔ اور ہمیں بتلایا کہ اس لفظ کے بہت سے معانی ہیں اور ان میں جمع کرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جمع کرنیوالی جگہ کو بھی آسف کہتے ہیں۔ اور اس شخص کو بھی آسف کہہ سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے لوگ جمع ہوں۔ یوز آسف نبی کی قبر کا ان بنی اسرائیلی اقوام کے درمیان موجود ہونا ایک زبردست اور نہ ملنے والی تاریخی شہادت ہے کہ جس نے حضرت عیسیٰ کے اس مہتم بالشان تبلیغی سفر کی آخری منزل کا ٹھیک ٹھیک پتہ دے دیا ہے۔ سری نگر کا مقام ہی وہ فرودگاہ ہے۔ جہاں حضرت عیسیٰ نے ہمیشہ کیلئے آخری ڈیرہ ڈالا۔ اور سری نگر کی پہاڑی ہی وہ ٹیلہ ہے جسے عالم الغیب خدا کی معجز نما کتاب قرآن مجید نے الی ربوۃ ذات قرار و معین کے الفاظ سے معین فرمایا ہے۔ دمشق میں جس پہاڑ کو ربوہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے وہاں قیام فرمایا۔ وہ بیشک آپ کی عارضی قیام گاہ ہو سکتی ہے۔ وہاں بھی چشمے جاری ہیں۔

فنانشل اڈوائزر اینڈ چیف اکاؤنٹس آفیسر

انڈین سٹیٹ ریلویز کا مطالبہ

جناب ڈپٹی جنرل منیجر صاحب او۔ٹی ریلوے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں آپ کی سونے کی گولیوں کا مجسم اشتہار بن گیا ہوں۔ مسٹر راما اُرجیف فنانشل ایڈوائزر کو ایک ہفتہ کا کورس بطور نمونہ دیا گیا تھا۔ انہیں بے حد فائدہ ہوا ایک ماہ کا کورس ان کے لئے جلد بھیجدیں،،

سونے کی گولیاں زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کر دیتی ہیں۔ دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

WHERE DID GESUS DIE?

عیسےٰؑ کہاں فوت ہوئے؟

بعض احباب کی خواہش پر ہم نے یہ انگریزی رسالہ لنڈن سے منگوا دیا ہے۔ قیمت معہ ڈاک خرچ ۲ دو روپیہ عمر

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دوکن

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ کا رقبہ فروخت ہو رہا ہے

راہوں ضلع جالندھر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بارانی رقبہ ۶۹ کنال ۱۲ مرلے جس کے نمبرات وغیرہ ۳۱۱۷ و ۳۱۲۹ ہیں قابل فروخت ہے اور ایک صاحب اس کی قیمت مبلغ -/۵۰۰۰ RS اور اخراجات رجسٹری وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اس رقبہ کی زیادہ قیمت دے یا دلا سکتے ہوں تو پندرہ دن کے اندر اندر یعنی ۲۴/۲ شام تک دفتر جائداد میں اطلاع کر دیں۔ والّا یہ جائداد مندرجہ بالا قیمت پر فروخت کر دی جاوے گی۔ ۴۲/۲/۶

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان کو مذہبی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے ——— اور

سام ٹارچ کو

صنعتی دنیا میں امتیازی درجہ حاصل ہے ہمو سام روزنٹ اینڈ کمپنی قادیان

اعلان ضروری

میرا لڑکا حمید احمد سخت نافرمان اور آوارہ ہے۔ کئی بار مالی نقصان پہنچا چکا ہے۔ ان حالات سے مجبور ہو کر میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ وہ میری جائداد یا کسی چیز میں سے حصہ لینے کا حق رکھتا ہے۔ میں اسے کلیۃً عاق کرتا ہوں اور اس کی حرکات سے بیزاری کا اظہار

غلام محمد راجپوت احمدی قادیان

زد جام عشق

دواخانہ محافظ صحت کی اصل اجزا سے تیار کردہ گولیاں زد جام عشق بیحد مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بہت مفید ہیں۔ قیمت مکمل کورس برائے ایک ماہ للعہ

ملنے کا پتہ

محمد عبداللہ جان عطاء الرحمٰن

دواخانہ محافظ صحت۔ قادیان

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دیجائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا۔ بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص عگار اور پچاس قرص عہ شفائی درجن ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

فوری ضرورت

ایک تجربہ کار نکل کے کام کے ماہر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی خواہشمند اپنی درخواست معہ اپنا سرٹیفکیٹ کارگزاری کے بھجوائیں۔ یا خود آ کر ملیں۔

منیجر:- پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

روپ سنوار کریم

چھائیوں کیلوں دھباتے اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت عہ فی شیشی

رشک چمن سینٹ

دلکش دفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں۔ قیمت فی تولہ اول درجہ ۱۰ر روپیے دوم درجہ ۵ر روپیے

حمید یہ فارمیسی قادیان

پیرس کولڈ کریم

جلد ملائم اور خوبصورتی رکھنے کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ر ایجنٹس اور ڈیلرز

ریشمی بنارسی اور مشہدی لنگیاں خریدنے کیلئے بٹالہ ہاؤس امرتسر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۶ فروری۔ آج بہت سے مسلمان طلباء نے اسمبلی چیمبر کے سامنے مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال کے خلاف مظاہرہ کیا اور ان سے مطالبہ کیا۔ کہ گاندھی جی کو نواکھلی اور تپرا کے اضلاع میں دورہ کرنے کی ممانعت کر دی جائے۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس بلائی گئی جس نے لاٹھی چارج کی ایک سو طلباء کو اس سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا۔

بڑودہ ۶ فروری۔ ریاست بڑودہ کے دیوان دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ دستور ساز اسمبلی میں بڑودہ کے نمائندوں کی شرکت کے سلسلے میں برطانوی ہند کی بات چیت کرنے والی کمیٹی سے براہ راست گفت و شنید کریں گے۔

لاہور ۶ فروری۔ حکومت پنجاب نے آج سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ صوبے کے طول و عرض میں مسلم لیگ کی طرف سے جاری کردہ قانون شکنی کی مہم جاری ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ راولپنڈی۔ گجرات جہلم۔ ملتان اور جالندھر میں جلسے کئے گئے اور جلوس نکالے گئے۔ متعدد گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ جن میں سے اکثر کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔

کلکتہ ۶ فروری۔ بنگال ٹریڈ یونین کے زیر اہتمام تین لاکھ مزدوروں نے دفعہ ۱۴۴ کے خلاف بطور احتجاج پر امن ہڑتال کی۔ کوئی گرفتاری اس سلسلے میں عمل میں نہیں آئی۔

بیت المقدس ۶ فروری۔ برطانوی فوجوں نے ایک بیادہ فوجی رقبہ قائم کیا ہے۔ اس رقبہ کے تمام یہودیوں کو گھروں سے نکل جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ برطانوی بچوں اور عورتوں کو فلسطین سے نکالنے کا سلسلہ تیزی کے ساتھ جاری ہے۔

دہلی ۶ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ میلاد النبی کے جلوس کی تقریب پر خشت باری کی گئی۔ اس کی وجہ سے چھ اشخاص مجروح ہوئے۔ اب صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

دہلی ۶ فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ایشیائی ممالک کی کانفرنس ۲۳ مارچ کو دہلی میں شروع ہوگی۔

لاہور ۶ فروری۔ پنجاب کانگرس اسمبلی پارٹی اسمبلی میں چھوت چھات کو بند کرنے اور جہیز پر پابندی عائد کرنے کے لئے ایک بل پیش کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۶ فروری۔ سینٹرل اسمبلی کے اجلاس میں سوالوں کے اوقات میں بتایا گیا کہ ہندوستان کے طول و عرض میں ڈاک و تار کی سہولتوں کو ترقی دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی گئی ہے سب سے پہلے دیہات میں ڈاک و تار کی سہولتیں مہیا کرنے کی طرف توجہ کی جائے گی۔ سوالات کے بعد غیر سرکاری تحریکیں پیش ہوئیں۔ سب سے پہلے مسٹر سری پرکاش نے ایک تحریک پیش کی جس کا مقصد ملک کی صنعت کو غیر ملکی اثر سے محفوظ رکھنا تھا۔ آپ نے کہا ہندوستان کی سیاسی آزادی کے ساتھ ساتھ ہندوستانی صنعت کو بھی غیر ملکی غلامی سے بچانے کے لئے مناسب کارروائی کرنے کی ضرورت ہے

نئی دہلی ۶ فروری۔ آئین ساز اسمبلی میں شرکت کے لئے ریاستی نمائندوں کی کمیٹی کا ایک غیر رسمی اجلاس ہوا۔ ایوان والیان ریاست کے چانسلر نواب صاحب بھوپال نے اس کی صدارت کی۔

گجرات ۶ فروری۔ مسلم لیگ کی مہم کے سلسلے میں مسلمانوں نے ایک جلوس نکالا۔ اور مظاہرہ کیا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مظاہرین نے پولیس پر خشت باری کی جس کی وجہ سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے سر پر چوٹ آئی۔ بالآخر پولیس نے گولی چلا کر ہجوم کو منتشر کیا۔ متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔ گذشتہ دنوں جو لوگ اس سلسلے میں گرفتار ہوئے تھے۔ انہیں ایک ماہ سے چھ ماہ تک قید کی سزا دی گئی ہے۔

نیویارک ۶ فروری۔ اتحادی اقوام کی معاشیاتی کمیٹی نے یہ رپورٹ پیش کی ہے کہ اس وقت تک دنیا میں دس کروڑ مکانات کی قلت ہے۔ اتحادی اقوام کو اس سلسلے میں کوئی مشترکہ قدم اٹھانا چاہیئے۔

لکھنؤ ۶ فروری۔ یو پی اسمبلی میں بتایا گیا کہ سنہ ۴۲ء کی شورش کے زمانہ میں یو پی میں ۳۲ لاکھ ۵۲ ہزار روپے کا اجتماعی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اس تحریک کے سلسلے میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا انہیں رہا کر دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے ملک کی آزادی کے لئے اس تحریک میں حصہ لیا تھا۔

بٹاویا ۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ انڈونیشن ری پبلک کا جو وفد ہالینڈ سے معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے روانہ ہوا تھا۔ وہ ابھی تک اپنا کام ختم نہیں کر سکا۔ کیونکہ معاہدہ کی تاویل کے متعلق آپس میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا تھا۔

کیپ ٹاؤن ۶ فروری۔ کل شام میونسپل ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم مارشل سمٹس سے ملاقات کی۔ اور جنوبی افریقہ میں مقیم ہندوستانیوں کے حقوق کے متعلق بات چیت کی۔ مارشل سمٹس نے انہیں بتایا۔ کہ ہندوستانیوں کے مفاد سے تعلق رکھنے والے امور پر حکومت کو مشورہ دینے کے لئے ایک ایڈوائزری بورڈ قائم کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اس معاملہ میں ہندوستانیوں کا تعاون اور مشورہ حاصل کیا جائے۔

لاہور ۶ فروری۔ گورنمنٹ پنجاب نے قیدیوں کے لئے کچھ اہم اصلاحات منظور کی ہیں۔ چنانچہ اب فاقہ کی سزا بند کر دی گئی ہیں۔ قیدی اپنے برتن استعمال کر سکیں گے۔ سردیوں میں گرم کپڑے پہن سکیں گے۔ مہینے میں ایک بار اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کر سکیں گے۔ بعض خاص تقاریب پر ان سے کام نہیں لیا جائے گا۔

بمبئی ۶ فروری۔ حکومت بمبئی نے ایک اعلان کے ذریعہ بمبئی اور نواحی علاقے میں تیل کے بیج اور تیل کے تمام ذخائر کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ تیل کی کمی کی وجہ سے جو مشکلات درپیش ہیں ان کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

بنگلور ۶ فروری۔ آل میسور سٹیٹ مسلم لیگ کا پانچواں سالانہ اجلاس آئندہ اپریل میں شموگا کے مقام پر منعقد ہوگا۔ خان عبدالقیوم خان اپوزیشن لیڈر سرحد اسمبلی پارٹی اس کا افتتاح کریں گے۔

لاہور ۶ فروری۔ سونا -/۱۰۶ روپے سونا ٹنٹھ ۱۰۷/۴/ - پونڈ -/۶۷ چاندی ۱۵۶/ ، امرت سر سونا -/۴/ ۱۰۹

لاہور ۶ فروری۔ حکومت پنجاب نے اچھوتوں کے بچوں میں تعلیم کا شوق دلانے اور چھوت چھات کو دور کرنے کے لئے یہ سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ جو پرائیویٹ سکول اچھوت بچوں کو داخل کرنے سے انکار کر دیں گے وہ سرکاری امداد کے مستحق نہیں سمجھے جائیں گے۔

لائلپور ۶ فروری۔ گندم درجہ ۹/۱۰/۰ گندم فارم ۹/۱۴/۰ گڑ -/۲۲ تا -/۲۴ شکر نئی -/۱/ ۲۴ تا ۲۶/۰/۰ گھی دیسی -/۱۰۷

نئی دہلی ۶ فروری۔ آج تیسرے پہر مسٹر آصف علی کراچی روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ لنڈن اور وہاں سے امریکہ چلے جائیں گے آپ امریکہ میں ہندوستان کے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ پنڈت نہرو۔ سردار بلدیو سنگھ اور مسز سروجنی نائیڈو نے ہوائی اڈے پر آپ کو الوداع کہا۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ میں ایسے وقت میں ہندوستان سے جا رہا ہوں جب یہاں اہم واقعات ہو رہے ہیں مجھے امید ہے۔ کہ آپس کے جھگڑے خواہ کوئی صورت اختیار کریں۔ ہندوستان کی امنگیں اب بہرحال پوری ہو کر رہیں گی۔

نئی دہلی ۶ فروری۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک تحریک کے ذریعے فصلوں کا بیمہ کرانے کی ایک سکیم پیش کی گئی۔ ڈاک ممبر نے اس تحریک کے مقصد کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سکیم کے نافذ کرنے میں چند عملی مشکلات ہیں۔ تھوڑی دیر کی بحث کے بعد اس تحریک کو واپس لے لیا گیا۔

ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اس وقت ہندوستان میں پندرہ کروڑ ننانوے لاکھ اشخاص کو راشن سسٹم کے ماتحت خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۶ فروری۔ سرکاری طور پر اس افواہ کی تردید کی گئی ہے۔ کہ لاہور میں مسلم لیگ کی جاری کردہ ایجی ٹیشن کے سلسلے میں جو طلباء کو لاہور سے باہر لے جایا جاتا ہے۔ اور ان کے ساتھ برطانوی فوجی سپاہی بھی ہوتے ہیں جو ان کے ساتھ تشدد کا سلوک کرتے ہیں اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس ایجی ٹیشن کے سلسلے میں برطانوی فوجی سپاہیوں سے مطلقاً کام نہیں لیا گیا